''رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں پہلا فرزند قاسمؓ، پھر زینبؓ، پھر رقیہؓ اور اُمّ کلثوم اور عبداللہ اور فاطمہ یہ سب حضرت خدیجہ کے بطن سے ہیں اور کسی زوجہ مکرمہ سے اولاد نہیں۔ ہاں فرزند ابراہیم مدینہ میں ماریہ قبطیہ لونڈی سے ہے۔''

البتہ شیعہ حضرات عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ رقیہ اور اُمّ کلثوم نبی ﷺ کی ربیبہ (پچھلے شوہر کی بیٹی) ہیں مگر ان کا یہ کہنا بلا ثبوت ہے اور شیعی مسلک کے بھی مخالف ہے۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی 'حیات القلوب' میں رقم طراز ہیں: ''و برنفی ایں قول روایات معتبر دلالت مے کنند'' (ص۷۱۹/۲) یعنی یہ قول کہ ''رقیہ و اُمّ کلثوم حضرت خدیجہؓ کے دوسرے شوہر سے تھیں، مرویاتِ معتبرہ اس کی تردید کرتی ہیں۔'' اور انہوں نے ہی مذکور کتاب (ج۲/ص ۷۲۸) میں سید مرتضیٰ و شیخ طوسی سے، جو اکابر مجتہدین شیعہ سے ہیں، بیان کیا ہے:

که چون حضرت خديجة را تزويج نمود او باكره بود

یعنی ''رسول اللہ ﷺ کا نکاح جب حضرت خدیجہؓ سے ہوا تو وہ کنواری تھیں۔''

اور محمد بن الحسن علی الطّوسی کی کتاب تهذيب الأحكام میں ہے:

اللّٰهم صلّ على رقية بنت نبيك والعن من أذىٰ نبيك فيها، اللهم صل على أم كلثوم بنت نبيك والعن على من أذى نبيك فيها

یعنی ''یا اللہ! رحمت بھیج اوپر رقیہ کے اور اُم کلثوم کے جو رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ہیں اور لعنت کر اس شخص کو جو نبی ﷺ کو ان دختران سے ایذا دے۔''

نیز اسی کتاب کے ج۱/ص ۲۱۵ میں درج ہے: أن زينب بنت النبیﷺ توفيت وأن فاطمة خرجت في نسائها فصلت على أختها

یعنی ''فاطمہ نے اپنی ہمشیرہ زینب بنتِ نبی اکرم ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی۔''

## بہو کو ہونٹوں پر بوسہ دینے سے کیا وہ بیٹے کے لئے حرام ہو جائے گی؟

❁ **سوال:** میری بہو کے میرے خاندان سے اچھے طرزِ عمل پر مجھے اس قدر اپنائیت اور اُنس محسوس ہوا کہ اس محبت میں، میں نے اپنی بہو کو گلے لگا لیا اور اس کے ہونٹوں پر بوسہ لے لیا۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دل کے اندر کوئی میل یا کوئی برا ارادہ نہ تھا۔ وہ آج بھی میری بیٹی ہے اور موت تک میری بیٹی ہے۔ اس غیر اختیاری فعل سے میرے بیٹے اور بہو کا نکاح تو متاثر نہیں ہوگا؟ (عبدالرشید)

www.KitaboSunnat.com

## فتویٰ جامعہ اشرفیہ، لاہور

جواب: چونکہ بوسہ ہونٹوں پر لیا گیا ہے، اس لئے صورتِ مسئولہ میں حرمتِ مصاہرت (سسرال کی بنا پر ہونے والی حرمت) ثابت ہوجائے گی۔ چنانچہ جس عورت کا بوسہ لیا گیا ہے وہ بوسہ لینے والے کے بیٹے پر حرام ہوگئی۔ اب دونوں کے اکٹھے رہنے یا صلح و رجوع کی کوئی صورت نہیں پس بیٹے پر لازم ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر فارغ کردے۔

فقہا نے تصریح کی ہے کہ اگر بوسہ ہونٹوں پر لیا گیا ہو تو مطلقاً حرمتِ مصاہرت ثابت ہوجائے گی، اگرچہ بوسہ لینے والا شہوت نہ ہونے کا دعویٰ کرے۔

عبدالخالق (دارالافتاء، جامعہ اشرفیہ لاہور)

## فتویٰ کا تعاقب از مفتی جامعہ لاہور الاسلامیہ

جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی صاحب کا مندرجہ بالا فتویٰ محل نظر ہے۔ اہل علم کے راجح اور محقق مسلک کے مطابق مس بالشہوت سے بھی حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ چنانچہ سنن دارقطنی میں حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث ہے کہ لا یفسد الحلال الحرام

یعنی ''حرام کے ارتکاب سے حلال شے فاسد نہیں ہوتی۔''

نیز امام دارقطنی اپنی سند کے ساتھ ابن عمرؓ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

لا یحرم الحرام الحلال ''حرام، حلال کو حرام نہیں کرتا۔''

اس کی سند کے متعلق صاحب التعلیق المغني فرماتے ہیں: وإسناده أصلح من حدیث عائشة یعنی ''اس حدیث کی سند حضرت عائشہؓ کی حدیث سے زیادہ درست ہے۔''

اور فتح الباری (۱۵۶/۹) میں ہے: وقد أخرجه ابن ماجه طرفا من حدیث ابن عمر: لا یحرم الحرام الحلال وإسناده أصلح من أوّل

صحیح بخاری کے باب ما یحل من النساء و ما یحرم کے تحت حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے: إذا زنٰی بأخت امرأته لم یحرم علیه امرأته

یعنی ''جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔''

حافظ ابن حجرؒ نے تصریح کی ہے کہ جمہور کا مسلک یہی ہے، فتح الباری میں فرماتے ہیں

وأبی ذلك الجمهور وحجتهم أن النكاح في الشرع إنما یطلق علی المعقود علیها لا علی مجرد الوطي وأیضا فالزنا لا صداق فیه ولا عدة

www.KitaboSunnat.com